

## شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئر مین اور گورنر بینک دولت پاکستان
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن ڈاکٹر
نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

## موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 21ء کے امکانات

1- مئی 2021 میں زری پالیسی کے فیصلے کے بعد سے معیشت کے اظہار یوں میں اہم پیش رفت سے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا، ساتھ ہی ساتھ بدلتے ہوئے رجحانات کا جائزہ بھی پیش کیا گیا۔

2- حقیقی شعبے کا جائزہ پیش کرتے ہوئے، اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے طلب کے بلند تعدد کے اظہار یے مسلسل مستحکم نمود کھا رہے ہیں، جبکہ رسد کے حالات ملی جلی تصویر پیش کر رہے ہیں۔ زراعت میں مالی سال 21ء کی کارکردگی پھر سے دہرانے کے امکانات اس لیے متاثر ہوئے کہ بوائی کے موسم میں پانی کی کمی سے کپاس کا زیر کاشت رقبہ 12.8 فیصد کم ہو گیا۔ دوسری طرف بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے نے جولائی تا مئی مالی سال 21ء میں 14.6 فیصد کی مضبوط نمو کو برقرار رکھا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران 10.2 فیصد کمی آئی تھی۔ سال بسال بنیاد پر، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں اپریل اور مئی 2021ء کے دوران بالترتیب 68.1 فیصد اور 36 فیصد اضافہ ہوا۔ نمو میں یہ اضافہ جزوی طور پر پست اساسی اثر کی وجہ سے ہوا تاہم یہ اقتصادی سرگرمیوں میں جاری تحریک کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں یہ بحالی خاصی وسیع البنیاد ہے جو جولائی تا مئی مالی سال 21ء کے دوران ٹیکسٹائل، خوراک، مشروبات اور تمباکو، پیٹرولیم مصنوعات، دواسازی، گاڑیوں، کیمیکل، سیمنٹ اور کھاد کی صنعتوں میں بلند پیداوار سے ظاہر ہے۔ تازہ ترین

رجحانات اور حالیہ بجٹ اقدامات کو مد نظر رکھتے ہوئے جن میں صنعتی خام مال پر درآمدی ڈیوٹی میں کمی، زیادہ ترقیاتی اخراجات، اور تعمیراتی پیکج میں توسیع شامل ہے، بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور تعمیرات کی مالی سال 22ء میں نمو کے تخمینے نظر ثانی کے بعد قدرے بڑھادیے گئے ہیں۔

3- مزید برآں، اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ زرعی پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے ملکی طلب مسلسل مستحکم ہے۔ عارضی صارفی مصنوعات کی فروخت میں نامیہ اور حقیقی دونوں لحاظ سے مستحکم نمودرج کی گئی۔ سیمنٹ کی ملکی فروخت گزشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 21ء میں 20.4 فیصد بڑھی۔ اسی طرح فولاد کی درآمد اور ملکی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا۔ زرعی پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے توانائی کی طلب بھی طاقتور رہی جو معاشی سرگرمیوں میں مسلسل بحالی کی عکاسی کرتی ہے۔ تاہم، مالی سال 22ء کے بجٹ میں ٹیکسوں میں کسی سازگار ردوبدل کی توقع پر گاڑیوں کی فروخت میں قدرے کمی آئی۔ یہ بات محسوس کی گئی کہ مستقبل میں گاڑیوں کی فروخت دوبارہ بڑھنے کی امید ہے۔ رسدی پہلو سے، کمپنی رجسٹریشن کی بڑھتی ہوئی تعداد سے معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاروں کے بہتر اعتماد کی عکاسی ہوتی ہے۔

4- خدمات کے شعبے پر بحث میں بتایا گیا کہ مالی سال 22ء کے دوران اس شعبے میں حوصلہ افزا نمو متوقع ہے، جس میں سرفہرست تھوک اور خردہ تجارت رہے گی اور جسے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کا بہتر منظر نامہ مدد دے گا۔ خدمات کے شعبے کو مہینہ دینے والے دیگر عوامل میں سماجی شعبے کی ترقی پر بجٹ میں پہلے سے زیادہ مختص رقم ہے، جبکہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 سے 20 فیصد اضافے سے بھی اس شعبے کو مدد ملے گی۔

5- اسٹاف نے اس پیش رفت کے تناظر میں اجاگر کیا کہ اقتصادی سرگرمی مالی سال 22ء میں مزید بڑھنے کی توقع ہے اور جی ڈی پی کی حقیقی نمو 4.0 فیصد سے 5.0 فیصد کی حد میں رہنے کا امکان ہے۔

6- عالمی اقتصادی صورت حال پر بحث میں اسٹاف نے یہ بات اجاگر کی کہ عالمی اقتصادی سرگرمیاں بحال ہو رہی ہیں جن کو ویکسین لگانے کی مہم اور بین الاقوامی اداروں کی طرف سے معاشی نمو کے تازہ ترین تخمینوں سے مدد ملی ہے۔ عالمی منڈیوں سے موصولہ بلند تعدد کے پر سپیشن انڈیکسز (high frequency perception indicators) کے حوالے سے بتایا گیا کہ ترقی یافتہ معیشتوں کے لیے بلومبرگ کا گلوبل مینوفیکچرنگ پرچیزنگ مینجمنٹ انڈیکس مستحکم بہتری دکھا رہا ہے، جبکہ ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے ملے جلے رجحانات ہیں جس کا سبب کووڈ کے ڈیلٹا ویرینٹ کا پھیلاؤ اور کچھ ممالک میں اب تک ویکسینیشن کی پست شرح ہے۔ اقتصادی بحالی کے لیے پائے جانے والے مثبت احساسات کی بنا پر اجناس کے تقریباً تمام بڑے گروپوں کی قیمتیں عالمی سطح پر بڑھ رہی ہیں اور فی الوقت وہ کووڈ وبا سے پہلے کی سطح سے بھی اوپر ہو چکی ہیں۔ مزید برآں، شکاگو بورڈ آف پیمنٹس کے تغیراتی اشاریے سے پتہ چلتا ہے کہ مئی 2021ء میں زرعی پالیسی کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے غیر یقینی صورت حال میں کمی آئی ہے۔ تاہم، یہ کووڈ وبا سے قبل کی سطح سے اب بھی اوپر ہے۔

7- ادا کیگیوں کے توازن میں پیش رفت سے آگاہی کے دوران یہ نوٹ کیا گیا کہ مالی سال 21ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کے 0.6 فیصد تک گر گیا جو ایک عشرے کی پست ترین سطح ہے۔ ریکارڈ بلند برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات نے اس بہتری میں اہم کردار ادا کیا۔ برآمدات 13.7 فیصد اضافے سے 25.6 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں۔ خاص طور پر ہوزری /نٹ ویئر کی بلند حجم برآمدات اور ٹیکسٹائل مصنوعات کی سازگار بین الاقوامی قیمتوں نے اس نمو میں اپنا حصہ ڈالا۔ مزید برآں، یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ تیار اشیا (جیسے کیمیکل اور دواؤں، آلاتِ طبی اور جراثیمی اور انجینئرنگ مصنوعات) کی برآمدات میں مالی سال 21ء کے دوران قابل ذکر اضافہ ہوا۔ کارکنوں کی ترسیلات زر 27.0 فیصد اضافے سے 29.4 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ترسیلات میں اس نمو پر ان عوامل نے اثر ڈالا: رقم کی منتقلی کے لیے باضابطہ ذرائع کا استعمال، سفری پابندیاں، کارکنوں کے رہائشی ملکوں میں اقتصادی سرگرمیوں میں بہتری، زر مبادلہ کی ملکی مارکیٹ میں منظم صورت حال۔ دریں اثنا مالی سال 21ء میں درآمدات 23.2 فیصد اضافے سے 53.8 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں۔ درآمدات میں اضافہ چند زمروں کی وجہ سے ہوا، جن میں ایک بارگی اضافہ بھی شامل ہے۔ ایک بارگی اضافے میں گندم، شکر اور خام کپاس کی درآمد کے علاوہ عارضی اقتصادی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت منگوائی گئی مشینری بھی شامل تھی۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ مالی سال 21ء کے آخر میں تیل کی عالمی قیمتیں بڑھنے سے بھی درآمدی نمو میں اضافہ ہوا۔ ایک بارگی درآمدات اور تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے قطع نظر دیکھا جائے تو مالی سال 21ء کا تجارتی خسارہ مالی سال 20ء کی سطح کے قریب ہے۔ مالی کھاتے پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مالی سال 21ء میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری نسبتاً کم رہی، خاص طور پر کووڈ سے متعلق غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے۔ تاہم، مالی سال 22ء میں اس کے بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ سی پیک کے منصوبوں پر کام تیزی سے جاری ہے۔ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی، یوروبانڈز کے اجرا اور سمندر پار پاکستانیوں کے لیے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کے کامیاب آغاز کے نتیجے میں مالی کھاتے میں فاضل رقم آئی، جو مالی سال 21ء کے دوران 8.2 ارب امریکی ڈالر بڑھ گئی۔ اس طرح اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ ذخائر کو بڑھانے میں اہم مدد ملی جو جون 2021ء کے آخر تک 17.3 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئے۔ پائیداری کے تناظر میں، اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ بیرونی شعبے کی پوزیشن اس سے پہلے کی بلند اقتصادی نمو والے حالات سے مختلف نظر آتی ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (i) لچکدار شرح مبادلہ جو توازن ادائیگی کے دباؤ کے خلاف پہلی دفاعی لائن کے طور پر کام کرتی ہے، (ii) زر مبادلہ کے بڑھتے ہوئے بفر، (iii) مالی سال 21ء میں مشینری کی درآمدات مالی سال 17ء کے مقابلے زیادہ اور مالی سال 18ء کے مقابلے زیادہ وسیع البنیاد اور بہتر منقسم ہیں، اور (iv) مالی سال 21ء کی طرح، مالی سال 22ء میں بھی رقوم کی متوقع آمد مجموعی بیرونی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی سے زیادہ ہونے کی توقع۔

8- زر پالیسی کمیٹی کو بیرونی شعبے کی پیش گوئیوں سے مزید آگاہ کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ مالی سال 22ء کے دوران برآمدات کے لیے اسٹیٹ بینک کی توقعات مثبت ہیں، ٹیکسٹائل، چاول اور مصنوعات کی برآمدات میں بڑے اضافے کی توقع ہے۔ درآمدات میں مزید اضافہ ملکی سرمایہ کاری اور اقتصادی سرگرمیوں کے رجحانات کے مطابق متوقع ہے۔ خاص طور پر، ان تخمینوں میں تیل کی عالمی قیمتوں، کووڈ ویکسین کی درآمد، گاڑیوں پر ٹیکس کی شرحوں میں کمی کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کے شعبے میں زائد درآمدات، اور ٹی ای آر ایف کے تحت مشینری کی درآمدات جاری رہنے کے اثرات شامل ہیں۔ مزید برآں، مالی سال 21ء کے مقابلے میں مالی سال 22ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں معمولی اضافہ متوقع ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: رقوم کی منتقلی کے لیے باضابطہ ذرائع کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے مالی اداروں کو اعلان کردہ مراعات، عالمی اقتصادی نمو کے تخمینے جو پہلے سے بہتر ہوئے ہیں، تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ اور طویل سفری پابندیاں۔ تاہم، پروازوں کی بندش کی وجہ سے بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی کم تعداد، اس پیش گوئی کو نیچے کی طرف لے جانے کا سبب بن سکتی ہے۔ مالی

کھاتے میں مالی سال 22ء کے دوران زیادہ فاضل رقم آنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، بشرطیکہ بجٹ میں شامل کثیر جہتی اور دو طرفہ قرضے (بشمول آئی ایم ایف) بروقت جاری ہوں اور یورپانڈز کا اجرا منصوبے کے مطابق ہو۔

9- مالیاتی پیش رفت پیش کرتے ہوئے عبوری اعداد و شمار کا حوالہ دے کر بتایا گیا کہ مالیاتی خسارہ جولائی تا اپریل مالی سال 21ء میں جی ڈی پی کے 4.2 فیصد تک محدود رہا، جو گزشتہ سال اسی مدت میں 5.3 فیصد تھا۔ بنیادی توازن جولائی تا اپریل مالی سال 21ء کے دوران فاضل رہا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں خسارے میں تھا۔ اس بہتری کا بنیادی سبب ایف بی آر کی بلند ٹیکس وصولیاں تھیں، جو جولائی تا جون مالی سال 21ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 18.4 فیصد بڑھ گئیں۔ مزید برآں، اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ مالی سال 21ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 6.5 سے 7.5 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے تاہم بنیادی خسارہ بجٹ سے کچھ زیادہ ہونے کا امکان ہے (0.5 فیصد کی بجائے جی ڈی پی کا تقریباً 1 فیصد)۔ مالی سال 22ء کا ممکنہ منظر نامہ پیش کرتے ہوئے کمیٹی کو بتایا گیا کہ مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 6.5 فیصد سے 7.5 فیصد کی حد میں رہنے کا امکان ہے، جس کے بالائی طرف رہنے کا زیادہ امکان ہے، جبکہ مالیاتی استحکام سے ہم آہنگ ہوتے ہوئے بنیادی خسارہ سکنے کی توقع موجود ہے۔

10- زری مجموعوں پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں کمی کی وجہ سے زرو وسیع (ایم ٹو) میں سال بسال بنیاد پرست رفتاری سے توسیع ہوئی ہے، جبکہ کثیر الجہتی آمدن اور سرکاری تجارتی قرضوں کی وجہ سے بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ زرو وسیع کے واجبات کے پہلو سے بینک ڈپازٹس زرو وسیع کی نمو کا بنیادی سبب تھے جبکہ زیر گردش کرنسی کی حصہ داری میں کمی آئی۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 21ء میں زیر گردش کرنسی میں کمی آئی۔

11- اسٹاف نے مزید یہ بتایا کہ م س 21ء میں نجی شعبے کے قرضے بحال ہوئے، جس کا سبب سازگار زری پالیسی اور اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری سہولتوں کی وجہ سے معین سرمایہ کاری اور صارفی قرضے بڑھنا ہے۔ صارفی مالکاری میں اضافے کو بنیادی طور پر کار اور ہاؤسنگ مالکاری سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جبکہ معین سرمایہ کاری قرضوں کی رفتار کو اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیموں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

12- حالیہ پیش رفتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 21ء میں نجی شعبے کے قرضے کی نمو 7 سے 9 فیصد کی متعین شدہ حد کے قریب قریب رہنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، م س 22ء میں نجی شعبے کے قرضے کی نمو دوہندسی (10.5 فیصد سے 12.5 فیصد تک) تک پہنچنے کی توقع ہے، یہ امر معاشی سرگرمی میں متوقع بہتری کے ساتھ ساتھ کاروبار اور صنعت کے لیے موافق میزانی اقدامات سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ بتایا گیا کہ م س 22ء میں نجی شعبے کے قرضے بشمول عارضی معاشی نو مالکاری سہولت (ٹرف) کے تحت رقوم کی متوقع تقسیم شامل کی گئی ہے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ جاری سرمائے کی ضروریات بڑھیں گی، جسے کچھ صنعتوں میں استعداد کاری اور خام مال کی قیمتوں میں اضافے سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ نجی شعبے کے قرضے کے حقیقی اعداد و شمار تخمینے سے متجاوز ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ کامیاب پاکستان پروگرام کے تحت رقوم کی بلند تقسیم ہو۔

13- بعد ازاں، اسٹاف نے مہنگائی کے حوالے سے حالیہ پیش رفتوں پر روشنی ڈالی۔ مئی اور جون 2021ء میں سال بسال قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمتیں کم ہو کر بالترتیب 10.9 فیصد اور 9.7 فیصد رہ گئیں، جو اپریل 2021ء میں 11.1 فیصد تک پہنچ گئی تھیں۔ اس کمی کو بنیادی طور پر گندم اور چینی کی درآمدات، غذائی قیمتوں میں کمی کے لیے انتظامی اقدامات، اور بیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی میں کمی سے منسوب کیا گیا۔ مزید برآں، سال کے بیشتر حصے میں شرح مبادلہ میں بہتری آنے سے درآمدی ایشیا پر مہنگائی کا دباؤ کم ہوا۔

14- مزید برآں، اسٹاف نے بتایا کہ م س 22ء میں ٹرف کے تحت استعداد کاری کے پیش نظر پیداواری فرق میں کمی کا امکان ہے۔ اس معاشی سست روی سے مطابقت رکھتے ہوئے، ثانوی دور کے اثرات اب بھی ہیں، گو کہ م س 22ء کے وفاقی / صوبائی بجٹوں میں کم از کم اجرت اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں حالیہ اضافے کے تناظر میں نجی شعبے میں اجرتیں بڑھنے کی توقع ہے۔

15- اس صورت حال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، یہ بتایا گیا کہ م س 22ء میں اوسط مہنگائی کا تخمینہ 7 سے 9 فیصد تک ہے۔ تاہم اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ اس تخمینے کا دارومدار مخصوص خطرات پر ہے۔ یہاں بنیادی نچلا خطرہ ملکی اور عالمی منڈی میں کووڈ 19 وبا کی دوبارہ واپسی سے متعلق ہے۔ اوپری خطرے میں؛ (i) بیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی اور توانائی کی ملکی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ اجناس کی عالمی قیمتوں میں توقع سے زائد اضافہ، (ii) شرح مبادلہ میں ناموافق تبدیلی درآمدی ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنی، اور (iii) غیر متوقع مالیاتی وسعت شامل ہیں۔

16- پریزنٹیشن کے اختتام پر اسٹاف نے متبادل منظر نامے کی بنیاد پر مہنگائی کے تخمینے پیش کیے، جس میں کووڈ 19 کی طویل چوتھی لہر اور تیل کی بلند عالمی قیمتیں شامل ہیں۔ اس کے بعد کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ پر ان کے ممکنہ مضمرات کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔

#### مالی منڈیاں اور نقد محفوظ کا انتظام

17- کمیٹی کو زری پالیسی پر عملدرآمد کے بارے میں بتایا گیا کہ 7 فیصد کے ہدفی پالیسی ریٹ کی نسبت بین البینک شبینہ ریپو ریٹ (overnight interbank repo rate) اوسطاً تقریباً 7.21 فیصد رہا۔ اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے ذریعے سیالی ادخالات بلند رہے تاکہ مختصر مدت میں شرح سود پالیسی ریٹ کے قریب قریب رہے۔ 30 مئی سے جولائی 2021ء کے دوران بازار زر کے سودوں کے ذریعے یومیہ واجب الادا ادخالات اوسطاً بڑھ کر 2.1 ٹریلیں روپے تک جا پہنچے، جو مارچ 21ء اور 30 مئی 2021ء کے دوران 2.0 ٹریلیں روپے تھے۔ ادخالات کی بلند سطح کو؛ (i) نقدی کے بفر زبنانے کے لیے وفاقی حکومت کے بینکوں سے قرض گیری، اور (ii) زیر گردش کرنسی میں اضافے سے منسوب کیا گیا۔

18- سہ ماہی اور ششماہی مدت کے ایم ٹی بیز اور طویل مدتی تمسکات میں منڈی کی بھرپور شرکت سے وفاقی حکومت کو نیلامیوں میں ہدفی رقوم کے حصول میں مدد ملی۔ مزید برآں، یہ نوٹ کیا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کی فراہم کردہ رہنمائی کی روشنی میں ثانوی منڈی کی یافتیں اور پی آئی بی کی نشانیہ سودی شرحیں مئی 2021ء میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے تبدیل نہیں ہوئی تھی۔

19- مزید اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ زری پالیسی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے زرمبادلہ کی منڈی میں کچھ تغیر پذیری اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی دیکھنے میں آئی۔ اس جانب توجہ دلائی گئی کہ ابھرتی ہوئی منڈی کی بیشتر کرنسیوں نے بھی اسی رجحان کی پیروی کی، کیونکہ بحیثیت مجموعی، عالمی منڈی میں ڈالر کی قدر میں کمی اضافہ ہوا۔ آخراً، اسٹاف نے آگاہ کیا کہ مالی سال آخر میں موسمی ادائیگیوں سے بھی ڈالر کی نسبت روپے کی قدر میں تخفیف کی وضاحت ہوتی ہے۔

### ماڈل پر مبنی جانچ

20- اسٹاف نے کمیٹی کو ماڈل کے کلیدی مفروضوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ یہ وضاحت کی گئی مئی میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کی نسبت حالیہ خط بنیاد میں م س 22ء کے لیے مہنگائی کی پوائنٹ فورکاسٹ میں کمی کر دی گئی ہے۔ یہ بنیادی طور پر ان وجوہ کی بنا پر ہوا: (i) گذشتہ دو ماہ میں غذائی قیمتوں میں کمی اور آگے چل کر ان کے تاخیری اثرات، اور (ii) تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی ملکی قیمتوں میں سست منتقلی۔ مزید برآں، یہ بتایا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس میں پیش کردہ جائزوں کی نسبت حالیہ خط بنیاد میں مہنگائی کی راہ وسط مدت میں معتدل رہنے کے توقع ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں حالیہ تبدیلی بھی پیشگوئی میں ملحوظ خاطر رکھی گئی۔ نتیجتاً، زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کی پیشگوئی کی بہ نسبت یہ ماڈل پالیسی ریٹ کی راہ میں اعتدال تجویز کرتا ہے۔ اسی طرح اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو یاد دہانی کرائی کہ ماڈل میں رسدی اور طلبی مہنگائی میں مکمل طور پر تفریق نہیں کی گئی۔

21- کمیٹی نے وسط مدت میں مہنگائی کو متعین حد میں لانے کے لیے ماڈل کی تجویز کردہ وسط مدت سے مشروط مہنگائی کی پیشگوئی کے لحاظ سے شرح سود کی ہدفی اور نظیری راہ پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ چونکہ ہم کو 19 کوڈ 19 و باکی چوتھی لہر سے گزر رہے ہیں، اس لیے غیر یقینی صورت حال کا امکان اب بھی بلند ہے؛ اس غیر یقینی کو خاطر میں رکھنا شرح سود کی متبادل راہوں کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

22- نتیجتاً، اسٹاف نے: (i) کوڈ 19 و باکی محدود لہر جو تیسری لہر کی نسبت طویل مدتی تک جاری رہ سکتی ہے، اور (ii) م س 22ء میں تیل کی عالمی قیمتوں کے دھچکے کو شامل کرنے کے لیے منظر نامے پیش کیے۔

### اسٹیٹ بینک کے سرویز برائے زری پالیسی

23- اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ جولائی 2021ء کے پہلے حصے میں اعتمادِ صارف سروے اور جون 2021ء کے دوسرے حصے میں اعتمادِ کاروبار سروے کرایا گیا۔ یہ نشاندہی کی گئی کہ حالیہ سروے میں اعتمادِ صارف میں بہتری آئی، گو کہ یہ مقررہ حد سے کم ہے۔ اپریل 2021ء کے بعد سے اعتمادِ کاروبار اشاریہ بڑھ کر بلند ترین سطح تک پہنچ چکا ہے۔ پرچیزنگ منیجر اشاریہ تھوڑا سا کم ہوا لیکن یہ مقررہ حد سے اچھا خاصا اوپر رہا۔ کوڈ 19 و باکی چوتھی لہر کے دوران چند چیلنجوں کے باوجود اس امر سے کاروباری اداروں میں مثبت رجحان کی عکاسی ہوتی ہے۔

24- سروے کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ صارفی اور کاروباری مہنگائی دونوں کی توقعات میں گراوٹ آئی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زری پالیسی کمیٹی کے موقف کے تحت یہ خاصی قابو میں رہیں۔

25- اس کے بعد اسٹاف نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دوسرے اداروں سے 'دیگر فورکاسٹرز کے سروے' کے نتائج کے بارے میں آگاہ کیا۔ یہ وضاحت ہوئی کہ م س 22ء میں جی ڈی پی کی حقیقی نمو روشن ترین امکانات کے ساتھ 4.0 سے 4.9 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ اسی طرح خیال کیا جاتا ہے کہ م س 22ء میں اوسط مہنگائی 8.0 سے 8.9 فیصد کے حد میں رہنے کا قوی امکان ہے۔ آخراً، یہ نشاندہی کی گئی کہ زری پالیسی کمیٹی کے موجودہ اجلاس کے دوران بیشتر فورکاسٹرز اور ماہرین نے اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ ہونے کی توقع ظاہر کی۔

### زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

26- کمیٹی نے 9 میں سے 8 ارکان کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا، ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 50 بی بی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلہ:

- پالیسی ریٹ 7 فیصد پر برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان - 27 جولائی 2021ء منظور کیا جاتا ہے۔